ادبیات

غزل

(جناب مخمور دہلوی)

جناب مخمور دہلوی آج پہلی بار "برہان" کی ادبی محفل میں تشریف لا رہے ہیں۔ مخمور صاحب اس وقت بادِ خزاں کے تیز و تند جھونکوں سے مرجھائی دلی کے اول درجے کے پُر بہار شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں تک سخنورانِ دہلی کا تعلق ہے آپ کی رنگیں نوائی اور شعلہ بیانی سے دلی کی افسردہ و پژمردہ بزمِ شعر و ادب میں ایک خاص طرح کی گرمی اور زندگی محسوس کی جاتی ہے، مخمور صاحب کے کلام کا ایک نفیس مجموعہ عن قریب "بادۂ مخمور" کے نام سے شائع ہو رہا ہے، یقین ہے اردو کے قدر دان اس کی قدر کریں گے۔

"برہان"

حسن خود چشم خریدار تک آپہنچا ہے ۔۔۔ قافلہ مصر کے بازار تک آپہنچا ہے

آج اک مردِ خدا دار تک آپہنچا ہے ۔۔۔ عشق اب اس قدر ایثار تک آپہنچا ہے

جس کے دل میں کبھی تمنائے بہشت وطلبی ۔۔۔ آپ کے سایۂ دیوار تک آپہنچا ہے

تنگ ہے اب ترے بندوں پہ خدائی تیری ۔۔۔ آدمی جرأتِ انکار تک آپہنچا ہے

وہ فرشتوں کے مقامات سے گذرا ہوگا ۔۔۔ جو سرا پردۂ اسرار تک آپہنچا ہے

اب حقیقت میں مرے دل کے کھلیں گے جوہر ۔۔۔ آئینہ مصحفِ رخسار تک آپہنچا ہے

جادۂ صبر و رضا سے بھی گذرنا ہوگا ۔۔۔ اب قدم منزلِ دشوار تک آپہنچا ہے

ناخدا نے نہ بچایا تو بچائے گا خدا ۔۔۔ اب سفینہ مرا منجدھار تک آپہنچا ہے

کون ہے بارِ امانت کا اٹھانے والا ۔۔۔ فیصلہ جرأتِ کردار تک آپہنچا ہے

تیری رحمت سے کسی حال میں مایوس نہیں ۔۔۔ تیرا پیغام گنہگار تک آپہنچا ہے

آج جاتی ہوئی دنیا کو بھی رخصت کر دے ۔۔۔ وقت آخر ترے بیمار تک آپہنچا ہے

ہوش مندوں سے تو بڑھ کر ہیں ترے دیوانے — کوئی در تک کوئی دیوار تک آپہنچا ہے
رحم فرمائیے اب میری زبوں حالی پر — ضبطِ غم طعنۂ اغیار تک آپہنچا ہے
اس قدر مستِ مئے شعر و سخن ہوں مخمور
کیفِ بادہ مرے اشعار تک آپہنچا ہے

رباعیات

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

"توفیق خودی"

بڑھتی ہوئی رو جھنجھوڑ ڈالی میں نے — ہر بندشِ موج توڑ ڈالی میں نے
توفیق خودی ہوئی جو شاملِ حال — طوفاں کی کلائی موڑ ڈالی میں نے

"سہارا"

دیتے ہوں پناہ گر کنارے تو نہ لے — دیتے ہوں ضیا اگر ستارے تو نہ لے
ٹوٹے ہوئے دل کے اک سہارے کے حضور — ملتے ہوں اگر لاکھ سہارے تو نہ لے

"پیش کش"

غم کی بھی کھٹک کا لطف پاتے جاؤ — تلخی کی بھی لذتیں اٹھاتے جاؤ
پھولوں کی شراب نوش کرنے والو — اک زہر کا جام بھی چڑھاتے جاؤ

"رقص"

طوفاں کی صدا پہ رقص کرتا ہوں میں — امواجِ بلا پہ رقص کرتا ہوں میں
ہر لحظہ حیات کا اشارہ پاکر — دامانِ فنا پہ رقص کرتا ہوں میں